



سوال

(183) نماز کے بارے میں کیا حکم ہے اور یہ کس پر واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے بارے میں کیا حکم ہے اور یہ کس پر واجب ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز ارکان اسلام میں سے ایک ایسا رکن ہے، جس کے بارے میں سب سے زیادہ تاکید آئی ہے بلکہ شہادتین کے بعد یہ دوسرا بڑا اہم رکن ہے۔ اعضا کے ساتھ انجام دیے جانے والے اعمال میں سے اس کی سب سے زیادہ تاکید ہے۔ یہ اسلام کا ستون ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

((عَمُودُ الصَّلَاةِ)) (مسند احمد: ۵/۲۳۱ وجامع الترمذی، الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة، ح: ۲۶۱۶ و قال: حدیث حسن صحیح۔)

”اس سے (مراد اسلام) کا ستون نماز ہے۔“

یعنی نماز اسلام کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے نبی پر اس سب سے بلند جگہ پر فرض قرار دیا جہاں تک بشر پہنچ سکا ہے اور پھر اسے ایک اشرف (عظیم) رات میں بغیر کسی کے واسطہ کے فرض قرار دیا ہے۔ اللہ عزوجل نے پہلے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دن رات میں پچاس بار نماز پڑھنا فرض قرار دیا تھا لیکن پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس میں تخفیف کر دی حتیٰ کہ بالفضل پانچ ہیں مگر میزان میں (اجر و ثواب کے اعتبار سے) پچاس شمار ہوتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کس قدر اہمیت ہے اور اسے نماز سے کس قدر محبت ہے۔ یہ عبادت اس لائق ہے کہ انسان اس میں اپنا بہت سا وقت صرف کرے، اس کی فرضیت کتاب و سنت اور لہجہ امت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاذِ اطَّاعْتُمْ فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۱۰۳ ... سورة النساء

”پھر جب اطینان نصیب ہو جائے تو (اس طرح سے) نماز پڑھو (جس طرح امن کی حالت میں پڑھتے ہو) بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔“

”کتا، سے مراد مکتوبات ہے یعنی یہ کلمہ فرض کے معنی میں ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے ان سے فرمایا تھا:



((أَعْلَمُكُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْتِي)) (صحیح البخاری، الزکاة، باب وجوب الزکاة، ح: ۳۹۵۵ و صحیح مسلم، الایمان، باب الدعاء الی الشہادین و شرائع الاسلام، ح: ۱۹-)

”لہذا انہیں آگاہ کر دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔“

تمام مسلمانوں کا بھی نماز کی فرضیت پر اجماع ہے، اس لیے علماء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ جب انسان پانچ فرض نمازوں یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دے تو وہ کافر، مرتد اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے، اس کا خون اور مال مباح ہے الایہ کہ وہ اللہ عزوجل کے آگے توبہ کر لے۔ ہاں! اگر وہ ایسا نیا نیا مسلمان ہو جسے ابھی تک شعائر اسلام کے بارے میں کچھ بھی علم نہ ہو تو اس حالت میں جہالت کی وجہ سے

وہ معذور ہوگا، پھر اسے بتایا جائے گا۔ اگر اس کے وجوب کے بارے میں علم ہو جانے کے بعد بھی وہ اس کی فرضیت کا انکار کرے تو وہ کافر ہوگا۔

نماز ہر مسلمان بالغ، عاقل، مرد اور عورت پر فرض ہے۔ مسلمان کی ضد کافر ہے، اور کافر پر نماز واجب نہیں، یعنی حالت کفر میں وہ نماز ادا کرنے کا مکلف نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہونے کے بعد اس شخص پر اس کی قضا ادا کرنا لازم نہیں۔ البتہ قیامت کے دن اسے (کافر کو) اس کی سزا ملے گی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِلَّا أَصْحَابَ الْبَيْتِ ۚ فِي جَنَّةٍ يَتَسَاءَلُونَ ۚ ۴۰ عَنِ الْجُرَيْرِ ۚ ۴۱ مَا سَلَكْتُمْ فِي سَفَرٍ ۚ ۴۲ قَالُوا لَمْ نَكُنْ مِنَ الْمُتَضَلِّينَ ۚ ۴۳ وَلَمْ نَكُنْ نَطْعُمُ الْيَسْكِينِ ۚ ۴۴ وَكُنَّا نَخْشَىٰ مَعَ الْخَائِضِينَ ۚ ۴۵ وَكُنَّا نَكْتُمُ يَوْمَ الدِّينِ ۚ ۴۶ ... سورة المدثر

”مگر وہ اپنی طرف والے (نیک لوگ کہ) وہ بہشت کے باغوں میں (ہوں گے اور) پوچھتے ہوں گے (اگ میں طبعی والے) گنہگاروں سے کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم اہل باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے اور ہم روز جزا کو جھٹلاتے تھے۔“

ان کا یہ کہنا ہے کہ: **لَمْ نَكُنْ مِنَ الْمُتَضَلِّينَ** ”ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔“ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں کفر اور قیامت کے دن کی تکذیب کے ساتھ ساتھ ترک نماز کی وجہ سے بھی سزا دی جائے گی۔

اور بالغ وہ ہے جس میں علامات بلوغ میں سے کوئی علامت پائی جائے۔ علامات بلوغ مرد کی نسبت سے تین اور عورت کی نسبت سے چار ہیں: (۱) عمر پوری پندرہ سال ہو جانے (۲) بیداری یا نیند میں لذت کے ساتھ منی کا انزال (۳) زیر ناف بالوں کا اگنا یعنی قبل کے ارد گرد کھر دے بالوں کا اگنا۔ یہ تینوں علامتیں مردوں اور عورتوں میں مشترک ہیں جب کہ عورتوں میں ایک چوتھی علامت حیض بھی علامات بلوغ میں شمار ہوتی ہیں۔

عاقل کی ضد مجنون ہے یعنی جس میں عقل نہ ہو، اسی طرح بہت بڑی عمر کا مرد اور عورت جس کا بڑھا پا اس حد تک پہنچ جائے کہ اسے ہوش نہ رہے اس کا بھی اسی قبیل میں شمار ہوگا۔ اس قسم کے آدمی کو ہمارے ہاں مذہری (گھوسٹ سٹھیا پن) کہا جاتا ہے۔ عقل باقی نہ رہنے کی وجہ سے ایسے شخص پر بھی نماز واجب نہ رہے گی۔ حیض و نفاس بھی وجوب نماز سے مانع ہیں۔ جب حیض یا نفاس ہو تو نماز واجب نہ ہوگی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تَضَلَّ وَلَمْ تَقْضِ)) (صحیح البخاری، الحيض، باب ترك الحائض الصوم، ح: ۳۰۴-)

”کیا یہ بات نہیں کہ حالت حیض میں وہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے؟“

هذا ما عندني والله أعلم بالصواب



فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 232

محدث فتویٰ